پاگل کتے کی خرید و فروخت کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایسا کتا جو سدھانے کے قابل نہیں ہوتا اور غصے میں کسی کو بھی کاٹ لیتا ہے، ایسے کتے کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہوگا؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پاگل اور کاٹ کھانے والے کتے کی خرید فروخت کرنا شرعاً درست نہیں بلکہ ایسے وحشی، کاٹ کھانے اور نقصان پہنچانے والے کتے کو مارنے کا حکم دیا گیا ہے، جس طریقے سے کم سے کم تکلیف ہو، ایسے طریقے سے اسے مار دیا جائے مثلاً اسے دوائی وغیرہ دے کر بے ہوش کر کے ذبح کر دیا جائے۔

تفصیل: معلم و غیر معلم (یعنی سدھائے ہوئے اور غیر سدھائے ہوئے) دونوں طرح کے کتوں کی بیع درست ہے، لیکن جو سدھایا ہوا نہیں، اس کی بیع صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ سدھانے کے قابل ہو، لہذا کاٹنے والا، پاگل کتا، جو سدھانے کے قابل نہیں ہوتا، اس کی بیع جائز نہیں ہے۔

چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے" (ويجوز بيع الكلب والفهد والسباع معلما كان أو غير معلم) لأنه حيوان منتفع به حراسة واصطيادا فيجوز۔۔۔ وعن أبي يوسف أنه لا يجوز بيع الكلب العقور لأنه ممنوع عن إمساكه مأمور بقتله "ترجمہ: اور کتے، چیتے اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور کی بیع جائز ہے، چاہے سدھائے ہوئے ہوں یا نہ ہوں کیونکہ وہ ایسے حیوان ہیں جن سے سیکیورٹی اور شکار کے لئے نفع لینا ممکن ہے، لہذا جائز ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ پاگل کاٹ کھانے والے کتے کی بیع جائز نہیں کیونکہ اس کو رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد 2، صفحہ 9، 10، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اسی الدر المختار، النہر الفائق، البحر الرائق، فتاوی ہندیہ اور المبسوط وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: (اللفظ للمبسوط)

"الصحيح من المذهب أن المعلم وغير المعلم إذا كان بحيث يقبل التعليم سواء في حكم البيع۔۔۔ فأما الذي

لا يجوز بيعه العقور منه الذي لا يقبل التعليم؛لأنه عين مؤذ غير منتفع به فلا يكون مالا متقوما كالذئب"ترجمہ: صحیح مذہب یہی ہے کہ معلم اور غیر معلم کتا جبکہ سدھانے کے قابل ہو تو دونوں بیع کے جواز میں برابر ہیں۔ بہر حال ایسا پاگل کاٹ کھانے والا کتا جو سدھانے کے قابل نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں کیونکہ وہ نفع نہیں بلکہ اذیت دینے والا ہے، لہذا بھیڑئے کی طرح وہ مال متقوم ہی نہیں۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 11، صفحہ 235، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، ان سب کی بیع جائز ہے۔ شکاری جانور معلّم (سکھائے ہوئے) ہوں یا غیر معلم دونوں کی بیع صحیح ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ قابل تعلیم ہوں، کٹکھنا کُتا جو قابل تعلیم نہیں ہے اُس کی بیع درست نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 809، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4322

تاریخ اجراء: 19 ربیع الآخر 1447ھ/13 اکتوبر 2025ء